از عدالتِ عظمیٰ

دی سیکرٹری ٹو گورنمنٹ و دیگر

بنام

کے منّیاپّن

تاریخ فیصلہ: 21 مارچ 1997

[کے راماسوامی اور کے ٹی تھامس، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

تامل ناڈو سول سروسز (CCA) کے قواعد:

قاعدہ 17 (e) (1) — معطلی - سبکدوشی کے دہانے پر افسر - اپنے خلاف سنگین مجرمانہ جرائم کی تحقیقات پر غور کیے جانے کی وجہ سے معطلی کے حکم کے ساتھ خدمات انجام دیں - قرار پایا کہ، قواعد کے پیش نظر ایک افسر کو معطلی کے تحت رکھا جا سکتا ہے جہاں اس کے خلاف سنگین الزام کی تحقیقات "زیر غور" ہے یا "زیر التواء" ہے، یا اس کے خلاف کسی مجرمانہ جرم کی شکایت کی تحقیقات یا مقدمہ چل رہا ہے اور اگر اس طرح کی معطلی مفادِ عامہ میں ضروری ہے - تفتیش کا اصل زیر التواء ہونا کسی افسر کو معطل کرنے کی پیشگی شرط نہیں ہے - جرائم کی مزید زیر التواء تحقیقات ایک بنیاد ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2503، سال 1997۔

تامل ناڈو ایڈ منسٹریٹو ٹریبونل، مدراس کے او اے نمبر 6457، سال 1995 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے وی کرشنا مورتی۔

جواب دہندہ کے لیے مسز چندن راما مورتھی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

اجازت دی گئی۔ ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل تامل ناڈو ایڈ منسٹریٹو ٹریبونل کے حکم سے پیدا ہوتی ہے، جو 25 جون 1996 کو او اے نمبر 95/6457 میں کیا گیا تھا۔

مدعا علیہ کو، سبکدوش ہونے سے پہلے، معطلی کا حکم سنایا گیا تھا جو درج ذیل ہے:

"جبکہ تھرو کے منیا پن، ڈویژنل انجینئر (نیشنل ہائی ویز)، سیلم کے خلاف سنگین مجرمانہ جرم کی تحقیقات پر غور کیا جارہا ہے جو اب پر مکوڈی ہائی ویز اور رورل ورکس ڈویژن میں ہے۔"

مدعا علیہ مذکورہ حکم کو ٹریبونل میں چیلنج کرتا ہے۔ ٹریبونل نے متنازعہ حکم میں کہا ہے کہ تامل ناڈو دیوانی سروسز (CCA) قواعد کا قاعدہ 17 اپیل گزار کو اس طرح کی تحقیقات کے التوا میں مدعا علیہ کو معطل کرنے کا اختیار نہیں دیتا ہے اور اس لیے کی گئی کارروائی غیر قانونی تھی۔ سوال یہ ہے کہ: کیا ٹریبونل کا نظریہ قانونی طور پر درست ہے؟ قاعدہ 17(e)(1) درج ذیل ہے:

"(e)(1) خدمت کے کسی رکن کو ملازمت سے معطل کیا جا سکتا ہے، جہاں

(i) اس کے خلاف سنگین الزام کی تحقیقات پر غور کیا جارہا ہے، یا زیر التوا ہے؛ یا

(ii) اس کے خلاف کسی مجرمانہ جرم کی شکایت مقدمے کی تحقیقات کے تحت ہے اور اگر مفادِ عامہ میں اس طرح کی معطلی ضروری ہے۔

قاعدے کو پڑھنا واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ سروس کے کسی رکن کو ملازمت سے معطل کیا جا سکتا ہے جہاں اس کے خلاف سنگین الزام کی تحقیقات "زیر غور" یا "زیر التواء" ہے؛ یا اس کے خلاف کسی مجرمانہ جرم کی شکایت زیر تفتیش یا مقدمے کی سماعت ہے اور اگر مفادِ عامہ میں اس طرح کی معطلی ضروری ہے۔ یہ الزام لگایا گیا کہ ملازمین کی طرف سے ٹھوس اور متضاد کارروائی کے نتیجے میں حکومت کے 7.82 کروڑ روپے کے فنڈز کا غبن ہوا۔ مدعا علیہ ان افسران میں سے ایک ہے جو متعلقہ وقت پر ڈویژنل انجینئر کے دفتر میں ڈویژنل اکاؤنٹنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ اس لیے حکام نے جرائم کی تحقیقات پر غور کیا۔ اس کے مطابق، اسے سنگین الزامات کی تحقیقات کے لیے معطل کر دیا گیا۔

مدعاعلیہ کے وکیل شریمتی چندن رامامورتھی نے دلیل دی ہے کہ یہ حقیقت کہ تفتیش مکمل نہیں ہوئی ہے حالانکہ مدعاعلیہ ابھی تک معطلی میں ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی سنگین الزام نہیں ہے اور اس لیے اسے سبکدوشی حاصل کرنے پر سبکدوش ہونے سے معذور نہیں کیا جاسکتا۔وہ ہمارے نوٹس میں یہ بھی لانا چاہتی ہے کہ ان افراد میں سے ایک کے خلاف جو معطلی کے تحت بھی تھا، ٹریبونل نے درخواست کی اجازت دے دی ہے اور معطلی کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا ہے، جس کی تصدیق اس عدالت نے کی تھی۔ان حالات میں، وہ مطمئن ہے کہ یہ مداخلت کی ضمانت دینے والا معاملہ نہیں ہے۔ہم فاضل وکیل سے متفق ہونے سے قاصر ہیں۔یہ دیکھا گیاہے کہ ٹریبونل نے غلطی سے اس بنیاد پر پیش رفت کی ہے کہ حکومت کے پاس کسی ملازم کو تحقیقات یا تحقیقات کے زیر التواء معطل رکھنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔قاعدہ 17(i)(1) خود یہ پیش کرتا ہے کہ ایک افسر کو معطل رکھا جائے گا جہاں "سنگین الزامات کی تحقیقات پر غور کیا جائے گا"۔ان حالات میں، اصل زیر التواء کسی افسر کو معطل کرنے کی پیشگی شرط نہیں ہے۔جرائم کی مزید تحقیقات زیر التواء رکھنا ایک بنیاد ہے۔جب تک اور جب تک گہرائی سے تفتیش نہیں کی جاتی، جرائم میں ملوث افراد کی شناخت کرنے اور قانون کے مطابق پیروی کی کارروائی کرنے کی گنجائش بہت کم ہوگی۔اگر افسر کو سبکدوشی کی اجازت دی جاتی ہے تو جرم کی وسعت سے تسلی بخش طریقے سے نمٹنے کے لیے موثر اقدامات کرنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔یہ سچ ہے کہ وقت کا وقفہ ہے، لیکن ایک ایسے معاملے میں جس میں کئی افراد کے ذریعے اجتماعی طریقے سے عوامی فنڈز کا غبن کیا گیا ہو، تفتیشی افسر کے ذریعے کھلی تحقیقات کی ضرورت ہوتی ہے اور اس لیے صورت حال کی نوعیت میں، تحقیقات کو تیزی سے مکمل نہ کرنے پر حکام میں غلطی تلاش کرنا مشکل ہوگا۔تاہم، اپیل کنندہ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ تحقیقات کو جلد از جلد مکمل کرے اور فوری بنیادوں پر مناسب کارروائی کرے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔او اے کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔اخراجات کے حوالے سے کائی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔